ترجمہ اردو

رسالہ باکارنیاس

مولفہ

حضرت احمد بن عبداللہ ابن محمد مکتوم ابن اسمٰعیل ابن امام المغارب والمشارق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

مسمّی بہ

مظہر الاسرار

حصہ سوم

مترجمہ مولوی سید محمد محی الدین خان صاحب بہادر جسٹس ہائی کورٹ سرکار نظام

مطبع

آفتاب دکن میں

طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً

سب سے پہلے یہہ بیان کیا جا چکا ہے کہ حروف مفردہ جب مرکب ہو جاتے ہین تو انہین الفاظ کہتے ہین۔ اور الفاظ بامعنی اسما کہلاتے ہین اور چند اسما کی ترکیب سے کلام بنجاتا ہے۔ اب یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ

(۱) کلام کی تین قسمین ہین۔ ایک وہ جو ذوات موجود فی الخارج پر دلالت کرتے ہین اونہین منطقی اور نحوی دونون اسما کہتے ہین۔ دوسرے وہ جو بعض ذوات موجود فی الخارج کے بعض ہین جو تاثیرات یا ذہنی پر دلالت کرتے ہین۔ اونہین نحوی افعال۔ اور منطقی کلمات کہتے ہین۔ تیسرے وہ جو اسما کو افعال کے ساتھ۔ اور افعال کو اسما کے ساتھہ مرتبط کرتے ہین۔ نحوی انہین حروف کہتے ہین۔ اور منطقی رباط۔

(۲) اسم وہ ہے کہ بلا وجود کسی زمانہ کے اپنی معنی پر دال ہو جیسے۔ زید۔ عمرو۔ بکر۔ لکڑی۔ پتھر۔ اور جو اونکی مشابہ الفاظ ہون۔ اور فعل وہ لفظ ہے جو اپنی معنی پر کسی زمانہ کے ساتھہ دال ہو جیسے مارا۔ مار یگا۔ مارتا ہے۔

اور حروف جیسے - مین - پر - وغیرہ جنکی تفریح کتب نحویہ مین بہت اچھی طرح سے کی گئی ہے - جو شخص منطق فلسفی پڑھنا چاہے اوسکو لازم ہے کہ پہلے وہ علم نحو سے بخوبی واقفیت حاصل کرے -

(۳) کلمات اور اسما کے باہمی ترکیب سے کلام بنتا ہے اور کلام دو قسم کا ہوتا ہے یا وہ جسمین صدق و کذب پایا جا سکے یا وہ جسمین صدق و کذب کچھہ بھی نہ پایا جائے پس قسم دوئم کے چار قسمین ہین - امر - سوال - ندا - تمنی - اور قسم اول کو اخبار کہتے ہین - اخبار کی دو قسمین ہین - ایک ایجاب یعنے صفت کا موصوف کے لیئے اثبات دوسرے سلب یعنے موصوف سے صفت کی نفی جیسی اگ گرم ہے اور اگ گرم نہین ہے - اول ایجاب ہے اور ثانی سلب ہے - پھر ایجاب یا سچ ہوگا - یا جھوٹہ - اسی طرح سلب - جیسی اگ گرم ہے - یہ سچ ہے - اور اگ سرد ہے یہ جھوٹ ہے اور سرد نہین ہے یہ سچ ہے - اور اگ گرم نہین ہے یہ جھوٹ ہے پس ظاہر ہوگا کہ ایجاب اور سلب کبھی سچ ہوتا ہے - کبھی جھوٹ ہوتا ہے -

(۴) ایجاب اور سلب کبھی یقینی حکم ہوتا ہے اور کبھی مشروط ایجاب یقینی جیسے آفتاب زمین کے اوپر ہے - اور دن ہے اور ایجاب مشروط جیسے آفتاب اگر زمین کے اوپر ہو تو دن ہے - اسی طرح سلب ہوگا یقینی - جیسے نہ آفتاب زمین کے اوپر ہے اور نہ دن ہے - اور شرطی جیسے اگر آفتاب زمین کے اوپر نہین ہے تو دن نہین ہے -

(۵) حکم دو قسم کا ہوتا ہے - ایک وہ جسکا جھوٹ سچ - ظاہر ہو ایک وہ جسکا نہ جھوٹ ظاہر ہو نہ سچ - جسکا جھوٹ سچ کچھہ نہ ظاہر ہو وہ تو وہی قول ہوتا ہے جسمین

تاویل ہو سکتی ہے - اور تاویل اوسی قول میں ہو سکتی ہے جو غیر محدود و غیر محصور ہو - اور محصور وہی اقوال ہوتے ہیں جنمیں الفاظ محدود کنندہ یا محصور کنندہ داخل ہوں - اور الفاظ محصور کنندہ دو قسم کے ہیں - یا کلی - یا جزئی - حصر کلی جیسے کل انسان حیوان ہیں پس یہ سچ ہے اور اوس کے سچائی ظاہر ہے اس لیئے کہ اسمیں لفظ کل حصر کنندہ داخل ہے اور کوئی انسان حیوان نہیں ہے - یہ جھوٹ ہے - اور اوسکا جھوٹ بھی ظاہر ہے اس لیئے کہ اوسمیں لفظ کوئی مساوی کل حصر کنندہ موجود ہے اور حصر جزئی جیسے بعض انسان کاتب ہیں - اور بعض انسان کاتب نہیں ہیں - ان دونوں کا سچ ہونا ظاہر ہے اس لیئے کہ لفظ بعض حصر کنندہ ان دونوں میں موجود ہے - اور اقوال غیر محصور وہی ہیں جن میں لفظ حصر کنندہ کل یا بعض نہو جسکے دو قسمیں ہیں - مہمل - مخصوص - مہمل جیسے انسان کاتب ہے - اور انسان کاتب نہیں ہے - پس اسمیں جھوٹ سچ کچھ ظاہر ہی نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے کہ اسکا قائل یہ کہدے کہ میری مراد انسان سے بعض انسان ہے اور مخصوص جیسے زید کاتب ہے اور زید - کاتب نہیں ہے - اسمیں جھوٹ سچ کا کچھ پتہ نہیں ملتا - کیونکہ ممکن ہے کہ اسکا قائل یہ جواب دے کہ میرے مراد اس زید سے فلاں ہے - اور جبکہ قائل کے ہر قول میں لفظ حصر کلی موجود ہو تو سچ اچھی طرح سے ظاہر ہوتا ہے اس لیئے کہ پھر قائل کی یہ مجال نہیں رہتی کہ اپنی مراد ظاہری حکم کے خلاف بتلا سکے بہرحال قائل کے قول سے جو بات ثابت ہو اوسی پر قائل کی گرفت کرنی چاہیئے - نہ اوس کے مافی الضمیر پر اس لیئے کہ مافی الضمیر کا جاننا ناممکن ہے پس اس مثال سے یہ بات ظاہر ہو گئی

کہ کلام جبتک لفظ محصر کے ساتھہ محدود ہنو اوسکا کذب و صدق ہرگز ظاہر نہین ہو سکتا۔

(۶) اگر محصورات مین موصوفات کے لئے صفات ہوتے ہین لیکن اس کے بھی ضرورت ہے کہ موصوف علامات مشہور و معروف کی ساتھہ بیان کیا جائے تاوقتیکہ موصوف معروف نہوگا۔ اوس قول مین صدق وکذب بخوبی ظاہر نہین ہو سکیگا۔ جیسے غیر انسان حیوان ہین اور غیر زید کاتب ہے۔ اور ماسوائے حیوان کے سب جواہر مردہ ہین۔ ایسے الفاظ جو کہ غیر معروف اعیان کے علامات ہین اور بجز اوس شے کے جسکا اون مین استثنا ہے اور ہر شئے اوس مین داخل ہے۔

(۷) ایجاب اور سلب دونون لفظاً اور معنیً ایک دوسرے کے نقیض ہین ایک کی صفت۔ ایک ہے زمانہ ایک سا ہے اضافت ایک ہے جہت سے یہ دونون صدق یا کذب مین جمع نہین ہو سکتے۔ مگر جبکہ ان شرائط مین سے ایک بھی کم ہو جائے تو پھر اوسوقت صدق وکذب مین ان دونون کا اجتماع ممکن ہے جیسے بعض انسان کاتب ہے اور بعض انسان کاتب نہین ہے۔ جیسے بچہ کہ وہ کاتب بالقوہ ہے۔ بالفعل کاتب نہین ہے۔ اور اسی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے کہ مین نبی تھا اور آدم کیچڑ مین تھے یعنے مین بالقوہ نبی تھا۔ نہ بالفعل۔ اور ایک ہے آدمی کی شان مین یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ ایک شئے کا عالم ہے۔ دوسرے شئے کا عالم نہین۔ اور رمضان مین مذکور روزہ دار ہے۔ رات کو روزہ دار نہین ہے۔ اور بڑا ہے بہ نسبت اوس

اوس شخص کے جو اوس سے چھوٹا ہے - اور بڑا نہیں ہے بہ نسبت اوس شخص کے جو اوس سے بڑا ہے -

(۸) جب کسی موصوف کی نسبت کسی صفت کا حکم لگایا جائے تو اوس کو قضیۂ شائبہ کہیں گے - جیسے زید کاتب ہے کیونکہ زید کاتب اور غیر کاتب - دونوں ہونیکی صلاحیت رکھتا ہے پس اگر ان دونوں میں سے ایک بات پر قطعی حکم لگایا جائے تو البتہ یہ حکم قول جازم ہوگا - اور یہ قضیہ جازمہ ہوگا -

(۹) اور جب اسی قضیہ میں ازمنہ ثلثہ میں سے کوئی زمانہ پایا جائے تو پھر اسکا نام ثلاثیہ ہے جیسے زید نے کل لکھا - یا کل لکھیگا - یا آج لکھ رہا ہے -

(۱۰) اور اسی قضیہ ثلاثیہ میں جب عناصر ثلثہ یعنے - ممکن - ممتنع - واجب سے کوئی عنصر بڑھ جاوے تو پھر اوسکو قضیہ رباعیہ کہیں گے جیسے ممکن ہے کہ یہ لڑکا کسی دن قوی آدمی ہو جائے - اور ممتنع ہے کہ کسی دن ہزار رطل بوجھ اوٹھائے - اور واجب ہے کہ کسی دن مر جائے -

(۱۱) ایجاب اور سلب کی دو قسمیں ہیں - کلی جزئی - کلی موجبہ - جیسے ہر ایک آگ گرم ہے - کلی سالبہ جیسے کوئی آگ گرم نہیں ہے - پس جب یہ دونوں بایکدیگر مقابل ہو جائیں تو ان کو اضداد کبریٰ - کہتے ہیں اور موجبہ جزئیہ - جیسے بعض انسان کاتب ہیں - سالبہ جزئیہ - جیسے کوئی انسان کاتب نہیں ہے - جب یہ دونوں باہم ایک دوسرے کے مقابل ہو جائیں تو انکو اضداد صغریٰ کہتے ہیں - جبکہ دو قضیہ موجبہ یا قضیہ سالبہ - باخود ہا مقابل ہوں تو انکو متالیتین کہتے ہیں جیسے دو قضایا یا سے موجبہ کا ایک بادیگرے

مقابلہ بعض انسان حیوان ہے اور کل انسان حیوان ہے یا دو قضایا ے سالبہ کا باہمدیگر تقابل مثلاً بعض انسان نہیں اڑتا - اور کل انسان نہیں اڑتا

(۱۲) قضیہ متلازمہ ایسے دو قضیہ ہیں جو معنی میں متفق اور لفظاً مختلف ہوں جیسے ہر آگ گرم ہے - کوئی آگ سرد نہیں ہے بعض انسان اُمی یعنے ان پڑہ نہیں ہیں -

(۱۳) صفت کو محمول - اور موصوف کو موضوع کہتے ہیں - جب موصوف کئی ہوں - اور صفت ایک ہے ہو تو اوس وقت قضیہ متعدد ہونگے - جیسے زید کاتب ہے خالد کاتب ہے - عمرو کاتب ہے - اور جب صفات متعدد ہوں اور موصوف ایک ہے ہو تو اوس وقت بھی قضیہ متعدد ہونگے - جیسے زید سپاہی ہے اور لوہار ہے اور بڑہئی ہے اور جب صفات باعتبار لفظ کے زیادہ ہوں لیکن اون سب کے معنی ایک ہی ہوں تو اوس وقت قضیہ ایک ہی ہوگا - جیسے زید سمجھدار ہے - فقیہ ہے - عالم ہے -

(۱۴) قضایا کبھی ایجاب و سلب کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں - اور کبھی کلیت اور جزئیت کی وجہ سے - جو اختلاف ایجاب اور سلب کی وجہ سے ہوتا ہے اوسکا نام کیفیت ہے - اور جو اختلاف کلیت و جزئیت کی وجہ سے ہوتا ہے اوسکا نام کمیت ہے -

(۱۵) جن قضایا میں کیفیت - اور کمیت میں اختلاف ہو تو اونکو متناقضین کہتے ہیں - اور اگر صرف کیفیت ہی میں اختلاف ہو تو اونکو متضادین کہتے ہیں - متناقضین کی مخالفت بہ نسبت متضادین کی بدرجہا بڑھے ہوئے

سے۔ متضادین کی مثال جیسے ہر انسان کاتب ہے ہر انسان کاتب
نہیں ہے۔ کوئی انسان کاتب نہیں ہے۔

(۱۶) ہر قضیہ یا کلیہ ہوتا ہے یا جزئیہ۔ اور نیز ہر ایک موجبہ ہوتا ہے۔ یا
سالبہ۔ پس قضیہ کے دو حدین ہیں ایک موضوع۔ دوسرے محمول جیسے
آگ گرم ہے۔ اسمیں۔ آگ۔ موضوع ہے۔ اور گرم محمول ہے۔

(۱۷) بعض اوقات موضوع محمول ہوجاتا ہے۔ اور محمول موضوع۔ جیسے آگ
گرم ہے اور اسکو عکس قضیہ کہتے ہیں۔

(۱۸) کبھی عکس کے قبل قضیہ سچا ہوتا ہے اور عکس کے بعد جھوٹا ہوجاتا ہے
جیسے ہر انسان حیوان ہے اور ہر حیوان انسان ہے۔ اور بعض دفعہ عکس کے
قبل اور بعد دونوں حالتوں میں قضیہ سچا رہتا ہے۔ جیسے ہر انسان ہنسنیوالا
ہے۔ اور ہر ہنسنیوالا انسان ہے اور بعض دفعہ دونوں حالتوں میں
جھوٹا ہوتا ہے۔ جیسے ہر انسان اڑنیوالا ہے اور ہر اڑنیوالا انسان ہے۔